دعوتِ اسلامی کے شب و روز

چمکتی تھی وہ بجلی تیغِ سلطانِ رِسالت کی
فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی

از: مولانا جمیل الرحمن رضوی رحمۃ اللہ علیہ

آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ایک عظیم سپہ سالار

صفحات:35

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center
شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے

ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ	:	آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک عظیم سپہ سالار
تصنیف	:	مولانا بلال رضا حنفی عطاری مدنی
صفحات	:	35
اشاعتِ اول	:	ربیع الاوّل، 1445ھ، ستمبر 2024ء
پیش کش	:	شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی)

news.dawateislami.net

For More Updates
news.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ایک عظیم سپہ سالار

صفحات:35

مؤلف

مولانا بلال رضا حنفی عطاری مدنی

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
01	سپہ سالار کسے کہتے ہیں؟	05
02	ایک عظیم سپہ سالار	05
03	مکی اور مدنی دورِ نبوت	06
04	غزوات و سرایا کا تعارف و تعداد	07
05	غزوات کا سبب	07
06	جہاد کا حکم	08
07	خداداد حربی صلاحیت	09
08	جہاد کی رغبت و ترغیب	10
09	سپہ سالاری کی نمایاں صفات	12
10	بے مثال جسمانی طاقت و قوت	12
11	بلند ہمتی اور قوت ارادی	13
12	ملنساری اور مساوات	15
13	ہمت و حوصلہ افزائی	17
14	مشاورت و تبادلہ خیال	19
15	سراغ رسانی اور جاسوسی	22

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
24	رازداری اور خفیہ کاروائی	16
26	جدید جنگی ہتھیاروں کا استعمال	17
27	حسن تدبیر اور جنگی حکمت عملیاں	18
29	فوج اور اسلحے کی حفاظت	19
31	عدیم المثال اعلیٰ ترین کردار	20
35	مصادر ومراجع	21

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

درودِ شفاعت

حضرت سَیِّدُنا رُوَیفِع بن ثابِت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت، تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے یہ دُرُودِ شریف پڑھا: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔“[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ایک عظیم سپہ سالار

بھیڑ کو خوف نہ ہو شیر سے جو تم چاہو
تم جو چاہو تو بنے شیر غنم کی صورت
اِک اِشارہ ترے اَبرو کا شہِ ہردوسرا
کاٹ دے دشمنوں کو تیغِ دودَم کی صورت

چشمِ فلک نے ابتدائے انسانیت سے لے کر آج تک ان گنت محاذوں میں دھرتی کے سینے پر اپنی جنگی مہارتوں کا لوہا منوانے والے سینکڑوں سپہ سالاروں کا نظارہ کیا ہے۔ دنیا کے مختلف مذاہب اور ممالک سے تعلق رکھنے والے ان کم عمر سرخیلوں سے لے کر معمر ترین جرنیلوں پر ایک نگاہ دوڑائی جائے تو نپولین اعظم اور فریڈرک اعظم سے لے کر

1 ... معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، 5/26، حدیث:4480

فاروق اعظم اور سکندر اعظم تک، اور شارلیمان اور چنگیز خان سے لے کر محمود غزنوی اور صلاح الدین ایوبی جیسے سلطان تک سینکڑوں افراد پر مشتمل ایک لمبی فہرست نظر آتی ہے جو تاریخ کے پنوں پر آج بھی محفوظ ہے اور اس موضوع پر مختلف زبانوں میں کئی کتابیں دنیا بھر میں موجود ہیں۔

سپہ سالار کسے کہتے ہیں؟

"سپہ" اور "سالار" فارسی زبان کے الفاظ ہیں۔ "سپہ" کا معنی فوج اور لشکر ہے، جبکہ "سالار" کا معنی سربراہ اور جنرل ہے۔ تو "سپہ سالار" کا مطلب ہوا: **"فوج کا سربراہ اعلیٰ۔"**[1] سپہ سالار کے مترادف کے طور پر "سرخیل" اور "جرنیل" کا لفظ بھی استعمال بھی کیا جاتا ہے۔[2]

ایک عظیم سپہ سالار

سپہ سالاری کسی بھی ذات کے لئے ایک بہترین عنوان اور عظمت والی شان کہلائی جاتی ہے، لیکن آپ ابھی دنیا کے جس عظیم ترین سپہ سالار کا ذکر پڑھنے جارہے ہیں ان کی ذات کا عنوان یا ان کی شان یہ نہیں کہ وہ محض ایک سپہ سالار تھے، بلکہ ان کی آن بان اور شان تو ایسی ہے کہ سپہ سالاری خود ان کی ذات کے عظیم اوصاف میں سے ایک وصف ہونے کو اپنے لئے اعزاز سمجھتی ہے، بلکہ میں تو یہ لکھنا چاہوں گا کہ اگر کبھی سپہ سالاری خود کو مجسم دیکھنا چاہے گی تو اپنے جسم کے لئے ان کی ذات کی شبیہ مستعار لینا فخر کامل سمجھے گی۔ ج

---

1 ... اردو لغت، 11/458-474۔ فیروز اللغات، 810-820

2 ... قاموس مترادفات، 701

ہاں! میری مراد فخر انسانیت، باعث وجود و ایجاد کائنات، آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔ آپ کی ذات میں ایسی ہمہ جہتی ہے کہ جس جہت کو رخ کریں ایک پورا جہان آباد نظر آتا ہے۔ آپ اس قدر آفاقی ہیں کہ ہر افق اپنے ستارے آپ کے قدموں پر نچھاور کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اتنی عالم گیر ہستی ہیں کہ سارا عالم آپ کے سامنے ایک بستی جیسا نظر آتا ہے۔ الغرض مخلوقات خدا میں سے کسی ایک شے کو بھی آپ سے فرار نہیں ہے، ہر شے کا قرار آپ ہی سے ہے اور آپ ہی کے لئے ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیّد کونین سلطانِ جہاں
ظلِ یزداں شاہِ دیں عرش آستاں
کُل سے اَعلیٰ کُل سے اَوْلیٰ کُل کی جاں
کُل کے آقا کُل کے ہادی کُل کی شاں
دلکشا دلکش دِل آرا دلستاں
کانِ جان و جانِ جان و شانِ شاں
تو نہ تھا تو کچھ نہ تھا گر تو نہ ہو
کچھ نہ ہو تو ہی تو ہے جانِ جہاں

مکی اور مدنی دور نبوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی 63 سالہ ظاہری حیات مبارکہ میں 2 طرح کے ادوار ہیں: (1) 40 سالہ اعلان نبوت سے قبل کا دور (2) 23 سالہ اعلان نبوت کے بعد کا دور۔ نبوی دور بھی دو طرح کا ہے: (1) 13 سالہ مکی دور (2) 10 سالہ مدنی دور۔ مدنی دور نبوت وہ

زمانہ ہے جس میں آپ نے 53 سال کی عمر میں سپہ سالاری جیسے وصف کو اپنایا اور عظیم کر ڈالا۔ یہ 10 سالہ دور غزوات و سرایا پر مشتمل رہا اور اسلام میں مغازی کی ابتدا بھی اسی زمانے سے ہوئی۔

غزوات و سرایا کا تعارف و تعداد

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جس جنگ میں خود سپہ سالاری کے فرائض انجام دیئے ہوں اسے غزوہ کہا جاتا ہے۔ ایسی جنگوں کی تعداد 27 ہے اور ان میں سے جن جنگوں میں لڑنے کی نوبت آئی ان کی تعداد 9 ہے جو درج ذیل ہیں:۔(1)بدر(2)احد(3)مریسیع(بنو المصطلق)(4)خندق(احزاب)(5)قریظہ(6)خیبر(7)فتح(8)حنین(9)طائف۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس جنگ میں خود شریک ہونے کے بجائے کسی کو سپہ سالار بنا کر بھیجا کرتے تھے، اسے سریہ کہتے ہیں۔ ایسی جنگوں کی تعداد 47 ہے۔[1] اس اعتبار سے 10 سالہ مدنی دور نبوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جن جنگوں کا سامنا کیا ان کی تعداد 74 بنتی ہے، یعنی آپ نے مدنی دور نبوت کے ہر سال میں اوسطاً 7 سے زیادہ جنگوں کا سامنا کیا۔

غزوات کا سبب

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غزوات کا رخ کرنے اور سپہ سالاری کے جوہر دکھانے کے پیچھے جو عوامل کار فرما ہے اس کے تمام تانے بانے 13 سالہ مکی دور نبوت سے جا کر جڑتے ہیں۔ شعب ابی طالب کا 3 سالہ محاصرہ، طائف کا خونی سفر، صحابہ اور صحابیات پر چلنے والی ظلم و بربریت کی آندھیاں اور روح کو جھلساتی مشرکین مکہ کی اخلاق سوز حرکتیں آج بھی

---

1 ... کتاب المغازی، ص 7

تاریخ کے اوراق پر محفوظ ہیں۔ یہ سب مظالم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اصحاب رسول رضی اللہُ عنہم نے برداشت کئے اس کی وجہ کفار کی جہالت تھی ورنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیغام تو صرف توحید و رسالت کا امن و سلامتی والا پیغام تھا، اذان کی پرکیف صدائیں اور قرآن کی رحمت بھری آیتیں تھیں جنہیں مشرکین مکہ نے سننے سمجھنے اور عمل کرنے کے بجائے جاہلیت کا ثبوت دیتے ہوئے یکسر رد کیا اور وہ سیاہ کاریاں کیں کہ آج بھی حساس شخص اس زمانے کو یاد کرکے ہچکیوں پر قابو نہیں پاسکتا۔ ہجرت مدینہ کے بعد بھی کفار مسلمانوں کے درپے تھے اور مدینہ ہجرت کرنے کے بعد بھی مسلمانوں کو اپنی سالمیت پر ہر وقت خطرے کے بادل اُمنڈتے نظر آتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینہ شریف ہجرت کرنے کے بعد بھی راتوں کو جاگتے اور پہرہ دیتے نظر آتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک رات مدینے والے کسی آواز سے خوفزدہ ہوگئے اور اس آواز کی جانب نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار گلے میں تلوار لٹکائے واپس آتے ہوئے ملے، آپ فرمارہے تھے: ”ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔“[1] ایک رات آپ نے فرمایا: کاش کوئی نیک شخص ہماری حفاظت کرتا (تاکہ میں سوجاتا) تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ نے آپ کے لئے پہرہ دیا۔[2]

جہاد کا حکم

ایسے میں دِفاعِ اسلام و مسلمین کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا تلوار اُٹھانا وقت کی اہم ترین ضرورت اور بنیادی حق تھا، اسی لئے اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

---

1 ... بخاری، 2/284، حدیث:2908

2 ... مسلم، ص1314، حدیث:40(2410)

(ترجمہ:) پروانگی (اجازت) عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بے شک اللہ اُن کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔ وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ اُنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسا اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے۔[1] یہ وہ پہلی آیت تھی جو اعلانِ نبوت کے 13 سال بعد مدینہ منورہ میں جہاد سے متعلق نازل ہوئی اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے 53 سال کی عمر میں خود بھی تلوار اٹھائی اور مسلمانوں کو بھی تلوار اٹھانے کا حکم دیا۔[2] مگر کیا کریں، ظالم دنیا کا دستور ہے کہ اپنے دفاع میں اٹھایا گیا مسلمانوں کے ہاتھ کا پتھر تو نظر آجاتا ہے، لیکن انہی مسلمانوں پر گولہ بارود برسانے والے ٹینک کسی کو نظر نہیں آتے۔

خداداد حربی صلاحیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بچپن سے جوانی تک باقاعدہ ہتھیار چلانے اور جنگی تربیت لینے کا کبھی اہتمام نہیں فرمایا تھا، البتہ اسلام سے پہلے ہونے والی آخری حربِ فجار میں آپ نے شرکت فرمائی تھی جس میں آپ کی عمر 14، 15[3] یا 20 سال[4] تھی، لیکن اس جنگ میں بھی آپ نے لڑائی نہیں کی تھی، بلکہ صرف اپنے چچاؤں کی مدد کے کام کر رہے تھے،

1 ... پ17، الحج:39-40

2 ... تفسیر طبری، پ17، الحج، تحت الآیۃ:39، 9/162

3 ... سیرت ابن ہشام، ص75

4 ... سیرت ابن ہشام، ص76

آپ ارشاد فرماتے ہیں: كُنْتُ أُنَبِّلُ عَلٰى أَعْمَامِي یعنی میں اپنے چچاؤں کو تیر اٹھا اٹھا کر دے رہا تھا۔(1) کم عمری میں ہی میدان جنگ میں شرکت کرنا اور وہاں کا منظر اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کرنا یقیناً آپ کی جوانمردی اور بلند حوصلے کی دلیل تھا۔ لیکن جب اللہ پاک کی طرف سے جہاد کا حکم ہوا تو آپ نے وہ جوہر دکھائے جس کی مثال دنیا کے کسی دور کی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: اَنَا رَسُوْلُ الْمَلْحَمَةِ یعنی میں میدانِ جنگ والا رسول ہوں۔(2) یعنی جنگیں اور نبیوں نے بھی لڑی تھیں، لیکن جب میں نے تلوار اٹھائی اور میدان جہاد کو قدم بوسی کا شرف دیا تو اس فن کو وہ عروج بخشا جو عام تو کجا، نبیوں میں بھی کسی کو نصیب نہ ہوا۔(3)

کچھ عرب پر ہی نہیں موقوف اے شاہِ جہاں
لوہا مانا ایک عالم نے تری تلوار کا

جہاد کی رغبت و ترغیب

مدنی دور نبوت میں آپ ہر وقت جہاد کے لئے تیار اور سپہ سالاری کے امور میں اکثر اوقات مشغول رہتے تھے، اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایئے کہ سیرت نگاروں کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس موجود اَسلحے اور جنگی سامان میں 9 یا 10 تلواریں، 7 لوہے کی زِرہیں، 6 کمانیں، 1 تیر دان، 1 ڈھال، 5 بَرچھیاں، 2 مِغْفَر (سر پر پہنی جانے والی لوہے کی جالیاں)، 3 جبے، 1 سیاہ رنگ کا بڑا جھنڈا، سفید و زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے

---

1 … سیرت ابن ہشام، ص 75
2 … طبقات ابن سعد، 1/84
3 … فیض القدیر، 3/59 مفہوماً

جھنڈے اور 1 خیمہ شامل تھا۔[1] یہاں تک جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ کی یادگاروں میں اسلحہ نمایاں شے تھی، چنانچہ حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا، نہ دینار، نہ غلام، نہ کنیز اور نہ ہی کوئی اور چیز، آپ کے ترکے میں صرف ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین تھی جو آپ صدقہ کر گئے تھے۔[2] آپ صحابہ کرام کو بھی اسلحہ تیار رکھنے اور جنگی مشقیں کرتے رہنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ کا مشہور فرمان ہے کہ جان لو! بے شک جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔[3] ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: جو اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدوں کو سچا مانتے ہوئے جہاد کے لیے گھوڑا پالے تو اس گھوڑے کا چارا اور اُس کا پانی اور اس کی لِید اور پیشاب یہ سب قیامت کے دن اُس کے میزانِ عمل میں نیکیوں کے پلڑے میں تولے جائیں گے۔[4] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کی مشق کرتے رہا کرو، کیونکہ تمہارے والد حضرت اسماعیل علیہ السّلام بھی تیر انداز تھے۔[5]

1 ... سیرت مصطفےٰ، 555 - المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 5/85 تا88۔ 89 تا92-مدارج النبوت، 2/598 تا607 ملخصاً وملتقطاً

2 ... بخاری، 2/231، حدیث:2739

3 ... بخاری، 2/259، حدیث:2818

4 ... بخاری، 2/269، حدیث:2853

5 ... بخاری، 2/282، حدیث 2899

www.dawateislami.net

سپہ سالاری کی نمایاں صفات

بحیثیت سپہ سالار نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں جو صفات نمایاں نظر آتی ہیں ان میں سے چند کا مختصر تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

بے مثال جسمانی طاقت و قوت

ایک کامیاب سپہ سالار کو جسمانی طور پر مضبوط اور طاقت ور ہونا چاہیے، کیونکہ یہ چیز فوج کو اطاعت پر ابھارتی اور ماتحتی تسلیم کرنے پر قائم رکھتی ہے۔ جیسا کہ حضرت شمویل علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل کو طالوت کی بادشاہت تسلیم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ[1] ترجمہ: ”اُسے اللہ نے تم پر چن لیا اور اُسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھی اللہ پاک نے خوب جسمانی طاقت و قوت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ محدثین فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ پاک نے 40 جنتی مردوں کی طاقت عطا فرمائی تھی، اور ایک جنتی مرد کی طاقت دنیا کے 100 مردوں کی طاقت کے برابر ہوتی ہے، گویا آپ کو اللہ پاک نے 4 ہزار مردوں کی طاقت عطا فرمائی تھی جو یقیناً آپ کو سب سے طاقت و قوت والا مرد ثابت کرتی ہے۔[2] آپ کی اسی طاقت کی وجہ سے غزوہ خندق میں کھدائی کے دوران جب ایک پتھر کھدائی میں رکاوٹ بنا اور کسی سے نہ ٹوٹ سکا تو آپ سے فریاد کی گئی، آپ خندق میں اترے اور ایسی ضرب لگائی کہ پتھر ریزہ ریزہ کر ڈالا، حالانکہ اس وقت بھوک

---

1 ...پ2، البقرۃ:247

2 ...مرقاۃ المفاتیح، 2/155

کے سبب آپ کے پیٹ پر پتھر بھی بندھا ہوا تھا۔[1] سیرت کی کتب میں عرب کے مشہور پہلوانوں "رکانہ، یزید بن رکانہ اور اسود جمحی" سے ہونے والے آپ کے کشتی کے مقابلوں کا ذکر موجود ہے جس میں مخالفین کو منہ کی کھانی پڑی تھی اور انہیں ماننا پڑا تھا کہ آپ واقعی ناقابل شکست انسان ہیں۔

تعَالَی اللہ بحکمِ حق فرشتے چرخ سے آکر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا
وہ ہے زورِ یَدُ اللّٰہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی اُن کی قوت کا نہ کوئی اُن کی طاقت کا

بلند ہمتی اور قوت ارادی

جسمانی طاقت و قوت کے ساتھ ساتھ ایک سپہ سالار بلند حوصلوں اور مضبوط ارادوں کا مالک بھی ہونا چاہیے، ورنہ فوج کا شیرازہ بکھرنے اور فتح ہاتھ سے نکلنے میں دیر نہیں لگتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات نہ صرف بلند ہمتی اور پہاڑ جیسی قوت ارادی میں اپنی مثال آپ تھی، بلکہ آپ اپنی ذات میں ایک پوری فوج کے برابر تھے۔ ❋ جنگ احد میں کفار کے پلٹ کر حملہ کرنے کی وجہ سے جب مسلمانوں کو جنگی حکمت عملی کے تحت پیچھے ہٹنا پڑا اس وقت کا منظر اللہ کریم قرآن میں بیان فرماتا ہے: (ترجمہ:) جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے۔[2] تفسیر طبری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی جگہ پر ڈٹ کر کھڑے

---

1 ...بخاری، 3/51، حدیث: 4101

2 ...پ4، آل عمران: 153

تھے اور صحابہ کرام کو پکار رہے تھے: ”اِلَیَّ عِبَادَاللهِ اِلَیَّ عِبَادَاللهِ“ یعنی اللہ کے بندو! میری طرف آؤ، اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔[1] ❁ جنگ حُنین میں کافروں کو بھاگتا دیکھ کر جب مسلمان مالِ غنیمت حاصل کرنے میں مصروف ہوئے اور کافروں نے پلٹ کر تیر برسانا شروع کئے تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ: اور حُنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے۔[2] لیکن ایسے موقع پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سواری پر جلوہ فرما اپنی جگہ قائم اور دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے تھے، جبکہ آپ کی زبان پر یہ جملے جاری تھے: ”اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ“ یعنی میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔[3] اس موقع پر آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ندا کروائی اور وہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے منادی کی وجہ سے دوبارہ جمع ہو کر لڑائی میں مصروف ہو گئے، اس موقع پر آپ نے چند کنکریاں کفار کے طرف پھینکیں اور فرمایا: اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ یعنی ”محمد کے رب کی قسم! وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔“ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ کافر الٹے پاؤں بھاگنا شروع ہو گئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہو گئی۔[4] ❁ آپ کی شجاعت اور جواں مردی کا عالم بیان کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لڑائی خوب

---

1 ... تفسیر طبری، 3/476، رقم: 8048

2 ... پ10، التوبہ: 25

3 ... بخاری، 3/110، حدیث: 4315، 4317

4 ... مسلم، ص757، حدیث: 4612

گرم ہو جاتی تھی اور جنگ کی شدت دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کی آنکھیں پتھرا کر سرخ پڑ جایا کرتی تھیں اس وقت میں ہم لوگ رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر اپنا بچاؤ کرتے تھے۔ اور آپ ہم سب لوگوں سے زیادہ آگے بڑھ کر اور دشمنوں کے بالکل قریب پہنچ کر جنگ فرماتے تھے۔(1) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں:

وہ چَقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صَولَت پہ لاکھوں سلام

اور خلیفہ اعلیٰ حضرت، مولانا جمیل الرحمن رضوی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں:

چمکتی تھی وہ بجلی تیغِ سلطانِ رِسالت کی
فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی

ملنساری اور مساوات

باہمت سپہ سالار اگر ملنسار بھی ہو تو فوج صرف ماتحتی کی وجہ سے حکم کی تعمیل نہیں کرتی، بلکہ سپہ سالار کی عقیدت اور محبت بھی انہیں اپنی گردنیں پیش کرنے پر تیار کر دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر چیز میں سب سے اعلیٰ اور اولیٰ ہونے کے باوجود صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم کے ساتھ مل جل کر رہنا پسند کرتے تھے اور امتیازی سلوک روا نہیں رکھتے تھے۔ حالانکہ آپ چاہتے تو ہر اعتبار سے ممتاز رہنا اور شاہانہ انداز اختیار کرنا آپ کا حق تھا۔ ❁ حضرت براء بن عازب رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے ساتھ مل کر خندق کی کھدائی کا کام کر رہے تھے اور مجھے آج بھی وہ منظر یاد

1 ... الشفاء، جزء:1، ص116

ہے کہ مٹی آپ کے مبارک پیٹ کی سفیدی سے چمٹ کر برکتیں حاصل کر رہی تھی۔[1]
❋ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں سواریوں کی قلت کی وجہ سے ایک سواری تین سواروں کے حصے میں آئی تھی جو اس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تینوں کے حصے میں بھی ایک ہی سواری تھی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سواری سے اترنا چاہتے تو حضرت علی اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہما عرض کرتے کہ آپ سواری فرمایئے، ہم پیدل چلتے ہیں، لیکن آپ سواری سے اتر کر ان حضرات کو سوار کرتے اور فرماتے تھے: تم مجھ سے زیادہ چلنے پر قادر نہیں ہو اور میں تم سے زیادہ اجر سے مستغنی نہیں ہوں۔[2] ❋ ایک غزوے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بھوک کی شکایت کی، حال یہ تھا کہ بھوک کے مارے ہمارے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا، لیکن جب آپ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو وہاں دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔[3] ❋ ایک مرتبہ کسی سفر میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بکری ذَبح کرنے کا ارادہ کیا اور کام تقسیم کرلیا۔ کسی نے اپنے ذِمہ ذَبح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا، نیز کوئی پکانے کا ذمہ دار ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لکڑیاں جمع کرنا میرے ذِمے ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! یہ کام بھی ہم ہی کرلیں گے۔ فرمایا: یہ تو میں بھی جانتا ہوں، مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگوں میں

---

1 … بخاری، 2/264، حدیث: 2837

2 … مسند احمد، 2/82، حدیث: 3901

3 … ترمذی، 4/164، حدیث: 2378

نمایاں رہوں اور اللہ پاک بھی اِس کو پسند نہیں فرماتا۔[1] ❁ مسجد نبوی جو ایک عبادت گاہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینی، سماجی، ثقافتی، سیاسی اور حربی تربیت گاہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہیڈ کوارٹر بھی تھی، اس کی تعمیر کے دوران جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی خدمات پیش فرمارہے تھے وہاں آپ بھی پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور مختلف تعمیری امور میں ہاتھ بٹاتے تھے۔[2] نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اسی ملنساری، ہمدردی اور مساوات کے عظیم برتاؤ کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے نشان ابرو پر اپنی گردنیں اتروانا اور آپ کی حفاظت کے لئے اپنے جسم کو ڈھال بنانا ایمانی فریضہ سمجھا کرتے تھے۔

ہمت و حوصلہ افزائی

عام شخص کی حوصلہ افزائی بھی بعض اوقات ناکارہ کو ہر کارہ بنا دیتی ہے اور یہی حوصلہ افزائی اگر سپہ سالار کی جانب سے ہو جائے تو سپاہی چٹان سے بھی ٹکرا جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات تو بے سہاروں کا سہارا اور بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ تھی، جسے کوئی منہ نہ لگاتا آپ اسے سینے لگایا کرتے تھے اور ٹوٹے دلوں کے لئے تو آپ کی ذات سراپا مرہم تھی۔ آپ کی یہی عظیم خوبی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنگ میں ناقابل یقین کارنامے انجام دینے پر مدد دیتی تھی۔ ❁ جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی جس پر یہ شعر لکھا ہوا تھا:

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَفِی الْاِقْبَالِ مَکْرُمَةٌ

وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُوْ مِنَ الْقَدْرِ

---

1 ... اتحاف السادۃ المتقین، 8/210

2 ... بخاری، 1/165، حدیث:428 مفہوما

یعنی ”بزدلی میں شرم ہے اور آگے بڑھ کر لڑنے میں عزت ہے اور آدمی بزدلی کرکے تقدیر سے نہیں بچ سکتا۔“ آپ نے پوچھا: کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے؟ حضرت ابو دجانہ رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: اس تلوار کا حق کیا ہے؟ فرمایا: اسے اتنا چلایا جائے کہ ٹیڑھی ہو جائے۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: میں اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ابو دجانہ رضی اللہُ عنہ نے سر پر ایک سرخ رنگ کا رومال باندھا اور اکڑتے ہوئے میدان جنگ کی طرف بڑھ گئے، آپ نے اس قدر شدید لڑائی کی کہ جدھر رخ کرتے دشمنوں کی صفیں چیر کر رکھ دیتے اور جو کافر آپ کے سامنے آتا زندہ بچ کر نہیں جاتا تھا۔[1] ❋ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ جن کا اعزاز یہ ہے کہ راہ خدا میں سب سے پہلا تیر آپ نے چلایا تھا۔[2] نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کو تیر اٹھا کر دیتے تھے اور فرماتے تھے: یاسعد! اِرْمِ، فِدَاكَ اَبِیْ واُمِّیْ۔ یعنی اے سعد! تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان۔[3] آپ کی اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ تھا کہ ایک کافر مالک بن زبیر جس کے ہاتھوں کئی صحابہ شہید اور زخمی ہو چکے تھے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ نے اس کی آنکھ کا نشانہ لے کر ایسا تیر چلایا کہ تیر آنکھ میں گھس کر گدی سے پار ہو گیا۔ آپ کی ایسی ہی باکمال تیر اندازی کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو دعا دی: اَجَابَ اللّٰہُ دَعْوَتَكَ وسَدَّدَ رَمْيَكَ۔ یعنی اللہ تمہاری دعائیں قبول کرے اور تمہارے تیر کا نشانہ درست رکھے۔[4] ❋ وہ صحابہ جو جنگ کے لئے مال پیش کرتے

---

1 ... مدارج النبوت، 2/115

2 ... بخاری، 7/231، حدیث: 6453

3 ... بخاری، 3/38، حدیث: 4059

4 ... مدارج، 2/123

تھے چاہے وہ بہت تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، آپ ان کی بھی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک صاع کھجوریں بارگاہ رسالت میں پیش کیں اور عرض کی: "یارسول اللہ! میں نے دو صاع کھجوروں کے بدلے میں ساری رات کنویں سے پانی نکالنے کی مزدوری کی ہے، ایک صاع کھجوریں گھر والوں کے لئے رکھی ہیں اور ایک صاع کھجوریں مجاہدین کی خوراک کے لئے پیش کر رہا ہوں، قبول فرمائیے!" آپ نے بخوشی نہ صرف اس نذرانے کو قبول کیا، بلکہ جمع شدہ ہزاروں درہموں کے اوپر ان کھجوروں کو رکھ کر عزت افزائی فرمائی۔ چونکہ منافقین بھی یہ منظر دیکھ رہے تھے اور حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کا مذاق اڑا رہے تھے تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ:) وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔[1]

مشاورت و تبادلہ خیال

مشاورت کسی بھی معاملے میں ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ جہاں مشورہ کرنے اور سننے کا فقدان ہو وہاں خطرات کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔ اور جب معاملہ جنگ کا ہو تو مشورے کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جہاں دیگر معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت فرماتے تھے وہاں جنگی معاملات میں بھی مشورہ کیا کرتے تھے۔ اس میں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت افزائی تھی وہاں حکم

1 ... پ10، التوبہ: 79، مدارج، 2/346

قرآنی پر عمل بھی تھا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ[1] ترجمہ: ”اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔“ ❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب مدینہ ہجرت فرمائی تھی تو انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے عہد کیا تھا کہ اگر کفار مدینے پر چڑھائی کریں گے تو وہ مقابلے میں تلوار ضرور اٹھائیں گے۔ جب 2 ہجری میں جنگ بدر کا ماحول بننے لگا تو یہ بات زیر غور آئی کہ ممکن ہے یہ لڑائی مدینے کی حدود سے باہر ہو، مہاجرین صحابہ تو اس کے لئے تیار تھے، لیکن چونکہ انصار صحابہ کا عہد مدینے پر کفار کی چڑھائی کی صورت میں جنگ کرنے کا تھا، جبکہ یہاں مدینے سے باہر لڑنے کی صورت حال بنتی نظر آرہی تھی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انصار صحابہ سے کہا کہ ”اَشِيْرُوا عَلَيَّ اَيُّهَا النَّاس“ یعنی لوگو! اس معاملے میں تمہارا کیا مشورہ ہے؟ یہ سن کر انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا اور مدینے سے باہر جنگ کی صورت میں اپنی آمادگی کا پر جوش انداز میں اظہار کیا۔[2] ❁ جس وقت میدان بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کے ہمراہ پہنچے تو جس جگہ آپ نے پڑاؤ کیا وہاں کوئی کنواں یا چشمہ نہیں تھا جبکہ کافر جس جگہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے وہاں کنویں تھے، اس وقت حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ نے اپنا مشورہ پیش کیا کہ ”ہمیں دوسری جگہ پڑاؤ ڈالنا چاہیے جہاں پانی کے چشمے ہیں، اس طرح ہمیں اور جانوروں کو پانی مل جائے گا اور چونکہ انہی چشموں سے کنووں میں پانی جارہا تھا تو چشمے پر قبضہ کرنے کی صورت میں کافروں کے کنویں بھی بیکار

1 … پ4، آل عمران:159

2 … سیرت ابن ہشام، ص254

ہو جائیں گے۔“ آپ نے یہ مشورہ قبول فرمایا اور پڑاؤ کی جگہ تبدیل فرمائی۔[1] ❁ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کرکے مشورہ طلب کیا تھا کہ ہم مدینے میں رہ کر حملے کا دفاع کریں یا شہر سے نکل کر جنگ لڑیں؟ چند صحابہ نے مدینے میں رہ کر حملے کا دفاع کرنے کی رائے دی، جبکہ کچھ صحابہ نے مدینے سے نکل کر جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ مشورے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ہتھیار زیب تن فرمائے اور مدینے سے باہر نکل کر فیصلہ کن جنگ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[2]

❁ غزوہ احزاب کے موقع پر جب قبائل عرب متحد ہو کر 10 ہزار کا لشکر جرار لے کر مدینے پر چڑھائی کرنے والے تھے اس وقت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت فرمائی تھی کہ اس حملے کو کیسے روکا جائے؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ غزوہ احد کی طرح مدینے سے باہر نکل کر اتنی بڑی فوج سے مقابلہ کرنا قرین مصلحت نہیں، لہٰذا مدینے میں رہ کر اس حملے کا دفاع کیا جائے اور جس جانب سے حملے کا خطرہ ہے وہاں خندق کھودلی جائے۔ یہ مشورہ حکمت بھرا بھی تھا اور جنگی تدابیر کے سلسلے میں ایک نیا اضافہ بھی تھا، کیونکہ عرب میں خندق کھودنے کا طریقہ رائج نہیں تھا، اس لئے آپ نے یہ مشورہ قبول فرمایا اور 3 ہزار صحابہ کی مدد سے خندق کھودنے کی تیاری کی گئی، 10، 10 افراد پر 10، 10 گز زمین تقسیم فرمائی گئی اور 20 دن میں 300 میٹر لمبی، 9 میٹر چوڑی اور 5 میٹر گہری خندق تیار ہو گئی۔ اسی خندق کی وجہ سے اس

---

1 ... سیرت ابن ہشام، ص256

2 ... مدارج النبوت، 2/114

www.dawateislami.net

غزوے کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے۔[1] ❁ اسی غزوہ خندق کے دوران ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے قبیلہ غطفان کے سردار عیینہ بن حصن سے مصالحت کرنا چاہی تھی کہ وہ مدینے کی ایک تہائی پیداوار لے لیا کرے اور جنگ میں کافروں کا ساتھ چھوڑ دے، لیکن حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما نے آپ کے اس خیال پر مطلع ہونے کے بعد یہ مشورہ دیا کہ ان سے صلح نہ کی جائے، بلکہ جنگ جاری رکھی جائے، کیونکہ جب ہم کافر تھے تب تو قبیلہ غطفان ہم سے کبھی ایک کھجور تک نہیں لے سکا تھا، اب جبکہ ہم مسلمان ہیں تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنی پیداوار کا ایک تہائی ان کو دے دیا کریں، ان کو پیداوار کے بجائے ہم نیزوں اور تلوار کی مار دیں گے۔ آپ نے ان حضرات کا یہ مشورہ قبول فرمایا اور جنگ جاری رہی۔[2] یہ چند مثالیں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جواں مردی، فکری بالیدگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حربی تربیت کا شاہکار ہونا ثابت کرتی ہیں وہاں یہ چیز بھی ظاہر کرتی نظر آتی ہیں کہ آپ اپنے اصحاب کی رائے کو بے حد اہمیت دیتے تھے اور بعض اوقات اپنی رائے بھی تبدیل فرمادیا کرتے تھے۔

سراغ رسانی اور جاسوسی

جنگ کے مواقع پر جاسوسی نظام خاصی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جس فریق کا جاسوسی نظام جتنا مضبوط اور تیز ہو اتنا ہی اس کی فتح کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی اس نظام کو نوازا اور کئی مواقع پر جاسوسی کے لئے صحابہ کو روانہ فرمایا۔ ❁ 2 ہجری میں حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں آپ نے 8 یا 12 صحابہ

1 … شرح الزرقانی علی المواھب، 3/19 تا 33- مدارج النبوت، 2/168 ملخصاً

2 … سیرت ابن ہشام، ص 391

کو مکہ اور طائف کے درمیان مقام نخلہ پر قریش کے تجارتی قافلوں کی جاسوسی کے لئے روانہ کیا تھا اور وہاں کی خبریں پہنچاتے رہنے کا حکم دیا تھا۔[1] ❁ غزوہ بدر میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بدر کے لئے تشریف لے جارہے تھے اس وقت بھی آپ نے مقام صفراء پر پہنچ کر 2 صحابہ کو کافروں کے لشکر کی جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا تھا۔[2] ❁ جس وقت کفار غزوہ احد کے لئے تیاری کررہے تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو خفیہ طور پر مسلمان ہوچکے تھے انہوں نے مکے سے ہی آپ کو ایک خط کے ذریعے جاسوسی کرکے جنگ کی تیاری کی خبر پہنچائی تھی۔[3] ❁ اسی غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کفار قریش کی خبر لانے کے لئے حضرت انس بن عدی اور حضرت مونس بن عدی رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا جنہوں نے کفار کے لشکر جرار کے قریب پہنچنے کی خبر آپ کو آکر دی تھی اور پھر آپ نے غزوہ احد کے لئے تیاری فرمائی تھی۔[4] ❁ غزوہ خندق میں کہ جب کفار نے مدینے کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور شہر سے باہر جانا نہایت دشوار تھا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون جاکر دشمن کی خبر لائے گا؟ اس وقت آپ کے پھوپھی زاد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے خود کو جاسوسی کے لئے پیش کیا تھا۔ اس موقع پر آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا تھا: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَاَنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ یعنی ہر نبی کے کچھ حواری (خاص مددگار) ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔[5]

---

1 ...المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 2/238

2 ...شرح الزرقانی علی المواھب، 2/326

3 ...کتاب المغازی، 1/203، 204

4 ...کتاب المغازی، 1/206

5 ...بخاری، 3/54، حدیث: 4113

رازداری اور خفیہ کاروائی

جنگ کے موقع پر اپنی تدابیر کو خفیہ رکھنا اور دشمن تک پہنچنے سے روکنا بھی نہایت ضروری امر ہے، کیونکہ دشمن کے جاسوس بھی اپنی پوری کوشش میں مصروف ہوتے ہیں اور ان تک کوئی اہم راز پہنچ جانا ہلاکت وبربادی کا سبب بن سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جہاں دشمن کی خبر گیری کے لئے جاسوس روانہ فرماتے تھے وہاں اپنی تدابیر خفیہ رکھنے کا بھی مضبوط اہتمام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کسی جنگ کا ارادہ کرتے تو دوسری طرف کا توریہ فرماتے تھے۔[1] مثلاً جس جگہ حملہ کرنے کا ارادہ ہوتا اس کے علاوہ کسی اور جگہ کی باتیں دریافت کرتے، کسی اور جگہ کے متعلق گفتگو فرماتے، تاکہ کوئی جاسوسی کرنے والا ہو تو اسے لگے کہ جس جگہ کا تذکرہ فرمارہے ہیں وہاں حملہ کرنے کا قصد ہے۔ ایسا کرنے سے آپ جھوٹ سے بھی بچتے تھے اور اپنا منصوبہ اور جنگی تدبیر بھی محفوظ رکھتے تھے۔[2] ❁ 2 ہجری میں جب آپ نے حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو قافلے کے ہمراہ مقام نخلہ کے لئے روانہ کیا تھا تو مہر بند لفافے میں ایک خط بھی دیا تھا اور فرمایا تھا کہ دو دن سفر کرنے کے بعد اس لفافے کو کھولنا اور اس کی ہدایات پر عمل کرنا۔ چنانچہ جب آپ نے دو دن بعد خط کھولا تو اس میں مقام نخلہ پر تجارتی قافلوں کی جاسوسی کرنے اور وہاں کی خبریں مدینے پہنچانے کا حکم تھا۔[3] ❁ قبیلہ بنو لحیان کے کافروں کی بدعہدی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دردناک

---

1 ... بخاری، 2/295، حدیث:2947

2 ... مرآۃ المناجیح، 5/516

3 ... المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 2/238

www.dawateislami.net

طریقے سے شہید کرنے کی وجہ سے ہجرت کے چھٹے سال جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان پر حملہ کرنا چاہا تھا تو انہیں اپنی آمد سے بے خبر رکھنے کے لئے توریہ فرمایا تھا، چنانچہ آپ سیدھا بنو لحیان کی طرف جانے کے بجائے پہلے شام کے راستے کی طرف چلے، تاکہ ایسا محسوس ہو کہ شام کا ارادہ ہے، لیکن درمیان میں ہی آپ نے رخ تبدیل فرمالیا تھا اور مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے اچانک قبیلہ بنو لحیان پہنچ گئے تھے۔[1] ❁ فتح مکہ کے لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تیاری فرمارہے تھے تو آپ نے اس معاملے کو خفیہ رکھا تھا، جنگ کی تیاری کرنے کا حکم فرماتے تھے، لیکن یہ نہیں بتاتے تھے کہ کس سے جنگ کا ارادہ ہے؟ اپنے حلیف قبائل کو بھی جنگ کی تیاری کا حکم نامہ بھجوایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہتھیار تیار کرنے کا حکم دیا اور دیگر صحابہ کو بھی یہی ہدایت دی، لیکن وجہ کسی سے بھی ذکر نہیں فرمائی۔[2] ❁ ایک شخص نے جنگ کی تیاریاں دیکھ کر ایک خط لکھا اور ایک عورت کے ہاتھ مکے کی طرف روانہ کردیا تاکہ مکے والے ہوشیار ہوجائیں، اس کا مقصد مکے میں موجود اپنے بال بچوں کی حفاظت تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو خط لے جانے والی عورت کے پیچھے روانہ کیا جنہوں نے خط مکہ پہنچنے سے پہلے ہی حاصل کرلیا اور یوں یہ خبر مکہ پہنچنے سے رہ گئی۔[3] ❁ اس سلسلے میں ایک دلچسپ بات یہ بھی ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کو اپنی رازداری رکھنے کے لئے اور دشمن کے نرغے میں یا رات کے اندھیرے میں اپنے ساتھی کو پہچاننے

---

1 ... تاریخ الخمیس، 2/337

2 ... المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، 3/381تا382

3 ... بخاری، 3/99، حدیث:4274

کے لئے مخصوص الفاظ (Code words) تجویز فرماتے تھے۔ چنانچہ غزوہ بدر اور غزوہ بنی مصطلق میں مسلمانوں کا کوڈ "یَا مَنْصُور اَمِت" تھا، غزوہ احد میں "اَمِت اَمِت" تھا، غزوہ احزاب میں "حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْن" تھا اور غزوہ حنین میں "یَا اَصْحَابَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃ" تھا۔ اتنا ہی نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مختلف قبائل کے لوگوں کی پہچان کے لئے بھی Code words تجویز فرمائے ہوئے تھے، چنانچہ مہاجرین کا کوڈ "یَا بَنِی عَبدِ الرَّحْمٰن" تھا، اصحاب خزرج کا "یَا بَنِی عَبدِ الله" تھا اور اصحاب اوس کا "یَا بَنِی عُبَیدِ الله" تھا۔[1]

جدید جنگی ہتھیاروں کا استعمال

جنگ میں ہتھیاروں کی ضرورت و اہمیت پر کلام کرنا تو گویا سورج کو چراغ دکھانے جیسا ہے۔ ہتھیاروں کی مقدار اور کیفیت جس فوج کے پاس سب سے بہتر ہو فتح کا رجحان بھی اسی کی طرف سمجھا جاتا ہے۔ عرب میں ہتھیاروں کے طور پر تلواریں، تیر اور نیزے عام تھے اور ان ہتھیاروں کے استعمال میں انہیں مہارت تامہ بھی حاصل تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ جدید اسلحے کے استعمال کی طرف بھی توجہ فرماتے تھے جس کا علم یا طریقہ استعمال مخالفین کو معلوم نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ ❁ غزوہ طائف میں جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ محاصرہ کئے ہوئے کئی دن گزر چکے ہیں تو فارس میں لڑی جنگوں کے ذاتی تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے طائف کا قلعہ توڑنے کے لئے منجنیق استعمال کرنے کا مشورہ دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے قبول کیا اور اسلام میں پہلی بار منجنیق استعمال کی گئی۔[2] (منجنیق پتھر پھینکنے والی ایک مشین تھی جس کے ذریعے

---

1 ... شرح السیر الکبیر لشمس الائمہ سرخسی، 1/74

2 ... کتاب المغازی، 3/927

بڑے پتھر اچھال کر دور تک مارے جاتے تھے۔[1] موجودہ دور کی توپیں، منجنیق کی ہی ترقی یافتہ شکل ہیں۔)

نئے ہتھیاروں کو بنانے اور چلانے کی تربیت کے لئے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم صحابہ کو روانہ فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ❁ حضرت عروہ بن مسعود اور غیدن بن سلمہ رضی اللہ عنہما جنگ حنین اور طائف میں شریک نہیں ہوئے تھے، کیونکہ یہ حضرات اس وقت کے جدید ہتھیاروں یعنی منجنیق، دَبّابہ اور ضَبُرہ کی تربیت لینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔[2]

(دَبّابہ اور ضَبُرہ خشک کھالوں اور لکڑی کے استعمال سے بنائی جانے والی ایسی مشینیں تھیں جن کی وجہ دشمن کے تیروں وغیرہ سے حفاظت ہوتی تھی، ان میں چھپ کر دشمن کے قلعے تک پہنچا جاتا تھا اور دیواریں توڑ کر اندر داخل ہوا جاتا تھا۔[3] موجودہ دور کے ٹینک دبابہ اور ضبرہ کی ہی ترقی یافتہ شکل ہیں۔)

حسن تدبیر اور جنگی حکمت عملیاں

کسی بھی امر کو قدرے آسان کرنے میں حسن تدبیر اپنا نمایاں کردار ادا کرتی ہے، پھر چاہے وہ جنگی امر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ جنگ کا مطلب صرف جوش ہی نہیں ہوتا، ہوش میں رہنا بھی نہایت ضروری ہے، ورنہ نتیجہ کچھ کا کچھ بھی ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کائنات کے وہ عظیم مدبر ہیں جن کی حسن تدبیر کی تہیں آج تک کھل کھل کر عقلوں کو حیرت کی مختلف وادیوں کا سفر کروا رہی ہیں۔ ❁ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی، جبکہ مقابلے میں 1000 کا لشکر جرار تھا، ظاہر ہے کہ یہ تعداد مسلمانوں سے دو تہائی، بلکہ اس سے بھی زائد تھی، آپ نے کافروں کو مرعوب کرنے اور ان کی ہمت پست

---

1 ...لسان العرب، 2/3665

2 ...سیرت ابن ہشام، ص500

3 ...لسان العرب، 1/1219-2/2279

کرنے کے لئے اتنی خوبصورتی سے صحابہ کی صف بندی کی کہ کافروں کو مسلمان اپنی تعداد سے دگنے نظر آنے لگے، یعنی انہیں ایسا لگنے لگا کہ مسلمانوں کی تعداد 313 کے بجائے 2000 ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے: (ترجمہ:) بے شک تمہارے لیے نشانی تھی دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ایک جتھا (گروہ) اللہ کی راہ میں لڑتا اور دوسرا کافر کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دُونا سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔[1] ❁ فتح مکہ کے موقع پر بھی کفار کو مرعوب کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بڑی خوبصورت تدبیر فرمائی۔ آپ کے ساتھ تقریباً 12 ہزار کا لشکر تھا، جب مکہ سے ایک منزل پہلے آپ نے پڑاؤ ڈالا تو سب کو حکم دیا کہ ہر شخص کھانا پکانے کے لئے اپنا الگ چولہا جلائے۔ چنانچہ جب 12 ہزار چولہے جلائے گئے تو میلوں دور تک آگ ہی آگ نظر آنے لگی جس نے کفار کے اوسان خطا کر دیئے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ جن کے لئے میلوں دور تک ہزاروں چولہے جلاکر کھانا پکایا جارہا ہے ان لشکریوں کی اپنی تعداد کتنی زیادہ ہوگی!![2] ❁ غزوہ خیبر میں خیبر کے یہودیوں سے قبیلہ غطفان نے معاہدہ کر لیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر چڑھائی کریں گے، خیبر کے یہودی اور قبیلہ غطفان اپنی اپنی جگہ بھی مستحکم تھے اور ان کا مل کر حملہ کرنا یقیناً کئی مشکلات کا باعث بن سکتا تھا، اس گٹھ جوڑ کو روکنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدینے سے باہر لشکر کے ساتھ تشریف لائے اور خیبر اور غطفان کے درمیان رجیع کے مقام پر اپنا ہیڈ کوارٹر بنالیا۔ اس اقدام سے فائدہ یہ ہوا کہ خیبر کے یہودی اور قبیلہ غطفان والے اپنی اپنی جگہ محصور ہو کر رہ

---

1 ... پ3، آل عمران: 13

2 ... المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 3 / 403

www.dawateislami.net

گئے اور مسلمانوں کو مل کر نیست و نابود کرنے کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔[1]

فوج اور اسلحے کی حفاظت

سپہ سالار پر جہاں جنگ میں فتح یا شکست کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہاں فوج اور اسلحے کی حفاظت کرنا بھی اسی کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ جنگ میں جانی اور مالی نقصان ہونا یوں تو عام بات ہوتی ہے، لیکن یہ نقصان کم سے کم ہو اس کا خیال رکھنا سپہ سالار کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر غزوات کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو فوجوں میں عدمِ توازن اظہر من الشمس نظر آئے گا، یعنی مسلمانوں کی تعداد، ان کا اسلحہ، ان کی سواریاں وغیرہ تمام چیزیں مخالف فوج کے مقابلے میں کم ہی ہوتی تھیں، یوں بظاہر ان جنگوں میں تو برابری کا مقابلہ ہی نہیں تھا۔ اس کے باوجود بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حسن تدبیر اور حکمت عملی کا نتیجہ تھا کہ غزوات میں مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان کم سے کم ہوا۔ چنانچہ ❁ جن 9 غزوات میں جنگ ہوئی ان میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی ایک تحقیق کے مطابق تعداد ملاحظہ کیجئے:

غزوے کا نام	شہدا کی تعداد
بدر	14
احد	70
مریسیع	1
خندق	6

1 … شرح الزرقانی علی المواھب، 3/252 مختصراً

www.dawateislami.net

قریظہ	---
خیبر	20
فتح	3
حنین	4
طائف	13
کل تعداد:131[1]	

10 سالہ مدنی دورِ نبوت کے دوران ہزاروں سپاہیوں پر مشتمل کئی لشکروں کے مقابلے میں اتنی کم تعداد کا جامِ شہادت نوش فرمانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے صحابہ کی حفاظت کا بخوبی اہتمام فرماتے تھے۔ ❋ حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں غزوہ بدر کے دن ارشاد فرمایا: جب کافر تم سے قریب ہوں تو انہیں تیر مارو اور اپنے تیر باقی رکھو۔[2] یعنی دور سے ہی تیر مت چلانا کہ کہیں کچھ تیر نشانہ پر نہ لگ کر ضائع نہ ہو جائیں۔

غزوہ بدر اسلام اور کفر کے درمیان پہلی فیصلہ کن جنگ تھی اور اس جنگ میں آپ کا یہ فرمانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کے لئے تھا، تاکہ آئندہ ہونے والی جنگوں میں بھی اس اصول کو ذہن میں رکھا جائے اور اسلحہ ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ آج بھی اسلحے کی حفاظت کرنا ایک عالمی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

1 ... آخری نبی کی پیاری سیرت، ص 139

2 ... بخاری، 3/13، حدیث:3984

عدیم المثال اعلیٰ ترین کردار

سپہ سالاری جیسا عہدہ ہوتے ہوئے جنگ سے پہلے، جنگ کے دوران اور جنگ کے بعد بھی خود کو قابو رکھنا اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انسانیت کا درس نہ بھلانا بہت کم یاب صفت ہے۔ سپہ سالاری کے ساتھ ساتھ رواداری، دیانت داری، وفاداری اور ایمانداری کی بھی ذمہ داری نبھانا یقیناً کسی عظیم ترین سپہ سالار کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوتا ہے: (ترجمہ:) اور تم کو کسی قوم کی عداوت (دشمنی) اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سپہ سالاری اس عظمت کے ساتھ نبھائی ہے کہ خود سپہ سالاری کو آپ پر ناز ہے۔ آپ کا جنگیں لڑنا کبھی بھی محض تباہی اور بربادی کرنے یا محض شان و شوکت اور مال و دولت حاصل کرنے کے لئے نہیں تھا، اس بات کا اندازہ آپ کی غزوات میں کی گئی نصیحتوں سے لگائیے۔ چنانچہ ❁ حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میرے والد فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ جہاد میں گئے تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں (یعنی ضرورت سے زیادہ جگہ گھیر لی) اور راستہ روک لیا۔ اِس پر آپ نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے: بیشک جو منزلیں تنگ کرے یا راستہ روکے تو اُس کا کچھ جہاد نہیں۔[2]

❁ حضرت خالد بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوہ موتہ کے لئے صحابہ کو روانہ کیا تو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کسی عورت، دودھ پیتے

---

1 ... پ6، المائدۃ:8

2 ... ابوداود، 3/58، حدیث:2629

بچے اور عمر رسیدہ شخص کو ہر گز قتل نہیں کرنا، کسی پھل دار درخت کو ہر گز نہیں اجاڑنا، کسی درخت کو ہر گز نہیں کاٹنا اور کسی عمارت کو نہیں گرانا۔[1] ❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب جہاد کے لئے کسی جگہ رات کو پہنچتے تھے تو صبح ہونے تک لڑائی کا آغاز نہیں کیا کرتے تھے۔[2] ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے: جس نے شب خون مارا وہ ہم میں سے نہیں۔[3] ❁ آپ کی اخلاقی اصولوں کی پابندی تو دیکھئے کہ جنگ بدر والے دن حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت حسیل رضی اللہ عنہما کہیں سے آرہے تھے، راستے میں کفار نے ان کو روکا کہ تم بدر میں اپنے نبی کی مدد کرنے کے لئے جارہے ہو۔ انہوں نے انکار کیا اور جنگ میں شریک نہ ہونے کا عہد کرلیا۔ چنانچہ کفار نے ان کو چھوڑ دیا۔ جب یہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ بیان کیا تو آپ نے ان دونوں کو لڑائی کی صفوں سے الگ کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم ہر حال میں عہد کی پابندی کریں گے، ہمیں صرف خدا کی مدد درکار ہے۔[4] سبحٰن اللہ! تاریخ دنیا کے دفتر کھنگال لئے جائیں تب بھی ایسا وفا شعار نہیں ملے گا، دنیا جانتی ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی جانی اور مالی حیثیت کس درجے کی تھی، ایک ایک سپاہی اہم اور ضروری تھا، پھر بھی آپ نے وعدہ خطانہ ہونے دیا اور اور اپنے اصولوں کے ساتھ اپنی اصلیت بھی دنیا کے لئے واضح کرگئے۔ ❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میدان جہاد میں مارے جانے والے کافروں کا مُثلہ کرنے یعنی ان کے چہرے بگاڑنے اور اعضا کاٹنے سے بھی منع فرماتے تھے۔

---

1 ... کتاب المغازی، 2/758

2 ... بخاری، 2/294، حدیث:2945

3 ... معجم کبیر، 13/61، حدیث:217

4 ... مسلم، ص988، حدیث:1787

چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے: یعنی خدا کا نام لے کر چلو اور خدا کی راہ میں اس کے منکروں سے لڑو، اور نہ مثلہ کرو، نہ بدعہدی کرو، نہ خیانت کرو اور نہ بچے کو قتل کرو۔[1] غزوہ بدر کا ایک قیدی سہیل بن عمرو جو مجمع عام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خلاف تقریریں کرتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے اگلے دانت توڑنا چاہے تا کہ آئندہ آپ کے خلاف کوئی بات نہ کر سکے، لیکن آپ نے منع فرمادیا۔[2] بدر میں جو کفار مارے گئے تھے آپ نے ان کی لاشوں کی بھی بے حرمتی نہیں ہونے دی، سب کو گڑھا کھدوا کر اس میں رکھا اور اوپر سے مٹی ڈلوادی۔[3] غزوہ خندق کے بعد ایک کافر نوفل کی لاش کو حاصل کرنے کے لئے کفار نے آپ کو 10 ہزار درہم کی پیش کش کی تو آپ نے نہ ہی رقم لی، نہ ہی لاش کا مثلہ کیا، بلکہ لاش ویسی کی ویسی ان کی سپرد کردی۔[4]

عظیم سپہ سالاری کی چند نمایاں صفات پر مشتمل یہ مختصر اور منتخب مضمون در حقیقت اپنے موضوع پر ایک دیباچہ بھی نہیں ہے، لیکن اس سے اتنا اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ چراغ تو چراغ، بفرض محال اگر کوئی سورج بھی ہاتھ میں لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ثانی ڈھونڈنے کی کوشش کرے گا تو دیگر کمالات کی طرح سپہ سالاری میں بھی آپ کا ہمسر تو دور، کوئی مماثل لانے میں بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اور ویسے بھی، جس کا صرف "اِک بال" حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسے جرنیل کے لئے آہنی ڈھال کا کام

---

1 ... ابن ماجہ، 3/388، حدیث:2857

2 ... سیرت ابن ہشام، ص269

3 ... المواہب اللدنیۃ والزرقانی، 2/303

4 ... المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 3/41 تا 43 ملتقطاً

Go To Index

کرتا اور جنگوں میں فتوحات دلاتا ہو اس کے ”اقبال“ کو ہماری عقلیں کہاں پہنچ سکتی ہیں۔

سیف خدا پر جنگ ہو آساں، ہو غزوات میں فتح نمایاں
اے تری شوکت موئے محمد صلی اللہُ علیہ وسلم

دیگر معاملات کی طرح غزوات میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ رہتی دنیا کے لئے کامل راہ نما اور کامیابی کی دلیل ہے، کیونکہ اللہ پاک نے غزوہ احزاب (خندق) کے پس منظر میں یہ آیت نازل فرمائی تھی: (ترجمہ:) بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔[1] لہٰذا جو آپ کے نقش قدم پر چلے گا دنیا اس کے نشان قدم پر قربان ہو جائے گی اور جو آپ کی کامل پیروی کرے گا فتوحات اس کی راہِ قدم کی دھول بن جانا اپنی جیت سمجھیں گی۔

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہو جائے
جو ہو جائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہو جائے
بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہو جائے

1 ...پ21، الاحزاب:21

www.dawateislami.net

مصادر و مراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	---------
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی 310ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1420ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی 256ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1419ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری النیسابوری، متوفی 261ھ	دار الکتاب عربی بیروت 1427ھ
ابو داؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی 275ھ	دار احیاء التراث العربی 1421ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی 279ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ
ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی، متوفی 273ھ	دار المعرفۃ بیروت 1416ھ
مسند احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی 241ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی 360ھ	دار احیاء التراث العربی 1422ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۲ھ
کتاب المغازی	امام محمد بن عمر بن واقد، متوفی 207ھ	مؤسسۃ الاعلمی بیروت 1409ھ
سیرت نبویہ	امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام، متوفی 213ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1422ھ
الشفاء	علامہ قاضی عیاض مالکی، متوفی 544ھ	دار الفکر بیروت 1409ھ
مواہب لدنیہ	علامہ شیخ احمد بن محمد قسطلانی، متوفی 923ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1416ھ
تاریخ الخمیس	امام شیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری، متوفی 966ھ	مؤسسۃ شعبان بیروت
مدارج النبوت	علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی 1052ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
شرح الزرقانی علی المواہب	امام محمد الزرقانی بن عبد الباقی المالکی، متوفی 1122ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1417ھ
شرح السیر الکبیر	شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی الحنفی متوفی ۴۸۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
طبقات الکبریٰ	امام محمد بن سعد بن منیع الہاشمی بصری، متوفی 230ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1410ھ
اتحاف السادۃ المتقین	محمد بن محمد مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مراٰۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی 1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
سیرت مصطفیٰ	علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی، متوفی 1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ
آخری نبی کی پیاری سیرت	محمد حامد سراج عطاری مدنی (المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی 1444ھ
لسان العرب	محمد بن مکرم ابن منظور افریقی، متوفی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الاعلمی بیروت ۱۴۲۶ھ
اردو لغت	اردو لغت بورڈ	اردو لغت بورڈ گلشن اقبال کراچی
فیروز اللغات	مولوی فیروز الدین	فیروز سنز لمیٹڈ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر "نیک اَعْمال" کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَ اللّٰہ الْکریم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے "مَدَنی قافِلوں" میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ الْکریم۔

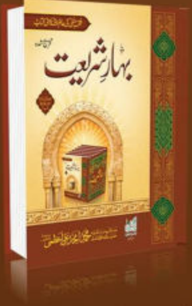

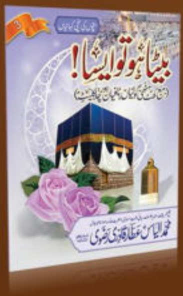

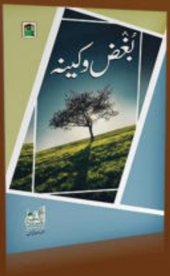

دعوتِ اسلامی کے شب و روز
For More Updates
news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net